(آئمہ اطہار علیہم السلام کے حالات زندگی)

آیت اللہ علامہ شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ

مولانا سید صفدر حسین نجفی رحمۃ اللہ علیہ

مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور پاکستان

قرآن سینٹر 24 الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور۔ 0321-4481214,042-37314311

ہم گھنٹہ بھر پ کے ساتھ چلے ہوں گے کہ آپ نے اپنے گھوڑے کی زین پر اونگھ سی لی پھر بیدار ہو گئے اور کہہ رہے تھے

انا للہ و انا الیہ راجعون والحمد للہ رب العالمین

''ہم اللہ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف ہماری بازگشت ہے اور حمد ہے اللہ کے لیے جو عالمین کا پروردگار ہے۔

آپؑ نے دو یا تین مرتبہ یہ فرمایا پس آپ کے فرزند علی بن الحسین علیہما السلام آگے بڑھے اور عرض کیا کس چیز سے آپ نے الحمد للہ اور انا للہ پڑھا ہے۔ آپ نے فرمایا بیٹا مجھے تھوڑی سی نیند آ گئی تھی کہ میرے سامنے ایک گھڑ سوار ظاہر ہوا اور اس نے کہا کہ یہ قوم چلی جا رہی ہے اور موت ان کی طرف آ رہی ہے، تو میں نے سمجھا ہے کہ ہمیں ہماری موت کی خبر دی گئی ہے تو شہزادہ نے عرض کیا اے بابا جان خدا آپ کو کوئی برائی نہ دکھائے کیا آپ اور ہم حق پر نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں (ہم حق پر ہی ہیں) اس کی قسم جس کی طرف بندوں کی بازگشت ہے تو عرض کیا کہ پھر تو ہم اس کی پرواہ نہیں کرتے کہ ہم حق پر مر جائیں تو امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تجھے جزائے خیر دے میرے بچے جو کسی بیٹے کو باپ کی طرف سے جزا دے پس جب صبح کا وقت ہوا تو آپ اترے اور صبح کی نماز پڑھی اور پھر جلدی سے سوار ہوئے اور اپنے اصحاب کے ساتھ دائیں طرف چلنے لگے اور آپ چاہتے تھے کہ حر کے لشکر سے الگ ہو جائیں پس حر آتا اور آپ کو اور آپ کے اصحاب کو کوفہ کی طرف پلٹاتا پس جب سختی سے وہ کوفہ کی طرف پھیرتا تو وہ انکار کر دیتے اور اوپر کی طرف چلتے جاتے اور وہ اسی طرح دائیں طرف ہوتے چلے گئے یہاں تک کہ نینوا میں پہنچے اور یہ وہی مقام ہے جس میں حسین علیہ السلام نے نزول اجلال فرمایا۔

امام حسینؑ کا کربلا میں ورود

اچانک ایک سوار ظاہر ہوا جو اپنی اونٹنی پر سوار ہتھیار لگائے اور کمان کندھے پر لٹکائے ہوئے تھا پس سب رک کر اس کا انتظار کرنے لگے جب وہ اس کے پاس پہنچا تو اس نے حر اور اس کے ساتھیوں کو تو سلام کیا لیکن امام حسینؑ اور آپ کے اصحاب کو سلام نہ کیا اور اس نے عبید اللہ بن زیاد کا خط حر کو دیا کہ جس میں تھا۔

امابعد پس جب میرا خط اور قاصد تمہارے پاس پہنچے تو حسینؑ پر سختی کرنا اور انہیں نہ اترنے دو مگر چٹیل میدان میں کہ جہاں نہ سبزہ اور نہ پانی ہو اور میں نے اپنے قاصد کو حکم دیا ہے کہ وہ تمہارے پاس رہے اور تم سے جدا نہ ہو یہاں تک کہ میرے پاس یہ خبر لے کر آئے کہ تم نے میرا حکم نافذ کر دیا ہے۔ (والسلام)

پس جب حر نے یہ خط پڑھا تو آپ اور آپ کے ساتھیوں سے کہنے لگا کہ یہ امیر عبید اللہ کا خط ہے جس میں اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ پر اسی مقام پر سختی اور تنگی کروں جہاں اس کا خط ملے اور یہ اس کا قاصد ہے اور

اس کو حکم ہے کہ مجھ سے جدا نہ ہو جب تک کہ میں اس کا حکم تم پر نافذ نہ کر دوں پس یزید بن مہاجر کندی نے جو امام حسینؑ کے ساتھ تھا ابن زیاد کے قاصد کو دیکھا اور اس کو پہچان لیا تو یزید نے کہا کہ تیری ماں تیرے غم میں روئے تو اس خط میں کیا لے کر آیا ہے وہ کہنے لگا کہ میں نے اپنے امام کی اطاعت اور اپنی بیعت کی وفا کی ہے تو ابن مہاجر نے اس سے کہا کہ بلکہ تو نے اپنے رب کی نافرمانی اور اپنے امام کی اطاعت اپنی ہلاکت میں کی ہے اور تو نے تو جہنم کی آگ اور ننگ و عار کو پایا ہے برا ہے تیرا امام خداوند فرماتا ہے کہ

وجعلنا هم ائمة يدعون الى النار ويوم القيامة لاينصرون

"اور ان کو ایسا امام قرار دیا ہے کہ وہ آگ کی طرف بلاتے ہیں اور قیامت کے دن ان کی مدد نہیں کی جائے گی۔"

پس تیرا امام انہی میں سے ہے۔

حر نے انہیں مجبور کیا کہ وہ اسی مقام پر اتریں جہاں نہ پانی تھا اور نہ آبادی تو امام حسینؑ نے فرمایا

تیرا بھلا ہو ہمیں جانے دو کہ ہم اس بستی میں یا اس میں اتر جائیں یعنی نینوا، غامیہ یا اس میں یعنی شفیۃ میں۔

حر کہنے لگا

خدا کی قسم میرے بس کی بات نہیں یہ شخص مجھ پر نگران بنا کر بھیجا گیا ہے۔

تو زہیر بن قیس کہنے لگے کہ

اے فرزند رسولؐ! میں سمجھتا ہوں کہ بعد میں جو ہونے والا ہے وہ اس موجودہ حالت سے زیادہ سخت ہوگا لہٰذا اس وقت بعد میں آنے والوں کی نسبت دشمن سے جنگ کرنا ہمارے لیے آسان ہے مجھے میری جان کی قسم جو آنے والے ہیں ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔

تو امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ

میں ان سے جنگ کی ابتداء نہیں کر سکتا، پھر آپ اتر آئے اور یہ جمعرات دوسری محرم ۶۱ھ اکسٹھ ہجری کا واقعہ ہے جب دوسرا دن ہوا تو عمرو بن سعد بن ابیوقاص چار ہزار کا لشکر لے کر ان کی طرف آیا اور وہ نینوا میں آ کر اترا اور اس نے امام حسینؑ کی خدمت میں عروہ بن قیس احمسی کو بھیجنا چاہا اور اس سے کہا کہ

ان کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ آپ کس لیے آئے ہیں؟

اور کیا چاہتے ہیں؟

اور عروہ ان لوگوں میں سے تھا کہ جنہوں نے امام حسینؑ کو خط لکھے تھے پس اسے شرم محسوس ہوئی کہ آپ